رسول اکرم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ

☆ ''نبی ﷺ مومنوں کے لئے اپنی جانوں سے بڑھ کر عزیز ہیں'' (احزاب: 6)

☆ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! میری جان کے علاوہ آپ میرے نزدیک ہر چیز سے محبوب ہیں''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابھی بات نہیں بنی' اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (تمہارا ایمان کامل نہیں ہوسکتا) جب تک کہ تم مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ سمجھو''۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: ''تب تو آپ میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں''۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر! اب (تمہارا ایمان کامل ہوا ہے!)'' (بخاری)

☆ ''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے محبوب نہ ہو جاؤں اس کے والد سے، اس کی اولاد سے اور یہاں تک کہ تمام انسانوں سے'' (بخاری و مسلم)

ہر مسلمان کا دل اللہ کے رسول ﷺ کی محبت و عظمت سے لبریز ہے۔ اس کے اندر کا مسلمان سو تو سکتا ہے مر نہیں سکتا۔ وہ اپنے نبی ﷺ سے، اپنے ماں باپ اور اپنی جان سے بھی زیادہ محبت کرتا ہے۔ اُن کی شان میں ادنیٰ گستاخی کو برداشت کرنا اس کے بس کی بات نہیں ہے۔ مغرب نے توہینِ رسالتؐ کے معاملے کو Test Case کے طور پر اچھالا ہے کہ یہ مسلمان زندہ ہیں یا واقعی راکھ کا ڈھیر ہیں۔ پہلے ہمیں اپنی عزت نفس اور خودی سے محروم کر دیا گیا اور حتیٰ کہ اب نبی اکرم ﷺ کی محبت سے بھی اور ان کے ناموس کی حفاظت سے بھی غافل کیا جا رہا ہے۔

ناموسِ رسالت پر مغرب کے حملے

مغربی ممالک کی اسلام دشمنی اور مسلمانوں سے نفرت کا اظہار کوئی نئی اور ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ نائن الیون کے واقعے کے بعد اس قسم کے شرمناک رویے کا اظہار مغرب کی علامت بنتا جا رہا ہے۔ کبھی خاکوں کی اشاعت، کبھی قرآن کے خلاف نازیبا الفاظ کا استعمال، کبھی مسجدوں پر حملے اور کبھی اسکارف کو نشانہ بناتے ہیں۔ مغربی ممالک نے ماضی کے واقعات کی طرح اس دفعہ بھی مسلمانوں کو مشتعل کرنے میں انتہا کر دی ہے۔ ڈنمارک کے بعد دیگر غیر مسلم ممالک ناروے، جرمنی، اٹلی، فرانس، برطانیہ، ہالینڈ، پرتگال، اسپین اور سوئٹزر لینڈ کے ذرائع ابلاغ نے بھی خاکے شائع کر کے ایک مرتبہ پھر یہ باور کرایا ہے کہ ''الکفر ملة واحدة''، یعنی مشرق و مغرب کے کافر اسلام دشمنی میں یکساں ہیں۔ صدر بش اور وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے ڈنمارک کے وزیر اعظم کے ساتھ اظہار یکجہتی کر کے اپنے خبث باطن کا ثبوت دے دیا۔ جب کہ ڈنمارک کے وزیر اعظم نے واضح طور پر معافی مانگنے سے انکار کر دیا ہے۔

یہودی سازش

مسلمانوں کو اپنے حقیقی دشمن یہود کی گہری اور خوفناک چال کو بھی سمجھنا چاہیئے۔ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت میں یہودی ہاتھ ملوث ہے اور اس پر کسی کو تعجب نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ تو وہ لوگ ہیں جنھوں نے خود اپنے انبیاء تک کو قتل کر ڈالا۔ ڈنمارک کے اخبار جیلنڈ پوسٹن (Jyllands Posten) جس نے سب سے پہلے توہینِ رسالت پر مبنی خاکے شائع کیے، اُس کے ہیڈ کوارٹر کی عمارت پر اُس کے logo کے ساتھ صیہونیوں (Zionists) کے مخصوص ستارے کا نشان بھی موجود ہے۔ سوچنا چاہیئے کہ 9/11 کے ڈرامے کے اصل اور پس پردہ کردار کون ہیں' 7/7 کس طرح arrange کیا گیا' فرانس میں دو مسلمانوں کا قتل اور پھر اُس کی آڑ میں پُر تشدد ہنگامے کرنے والوں کی پشت پر کون تھا؟ ڈنمارک کے بعد دیگر یورپی اخبارات میں اِسے دوبارہ شائع کرنے والے کون ہیں۔ مسلمانوں کے مظاہروں کے باوجود ان خاکوں کی ویب سائٹ پر کون نمائش کرتا رہا؟

حقیقت یہ ہے کہ 20 ویں صدی عیسوی کے آغاز سے ہی یہود نے عیسائیوں کی قوت کو مسلمانوں کی ہلاکت و تباہی کے لئے استعمال کرنے کا منصوبہ شروع کیا۔ مسلمانوں کے خلاف زہر بھر کر امریکہ کے ذریعہ افغانستان کی اینٹ سے اینٹ بجائی' پھر عراق میں وسیع تباہی پھیلانے والے اسلحہ کی موجودگی کا جھوٹ

گھڑ کرامریکی فوجوں کے قبضہ کی راہ ہموار کی۔ یہودی اب چاہتے ہیں کہ عیسائی دنیا کو مسلمانوں کے خلاف جنگ میں متحد کردیں، پھر کوئی اِسے صلیبی جنگ کہے یا کوئی تہذیبوں کا تصادم کہے، ان کی مراد بر آئے گی۔

ناموسِ رسالت اور شمعِ رسالت کے پروانے

☆ عمیر بن عدیؓ : ایک نابینا صحابی عمیر بن عدیؓ کو جب معلوم ہوا کہ عصماء نامی ایک یہودی عورت آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخانہ اشعار کہتی ہے تو انہوں نے قسم اٹھائی کہ وہ اس عورت کے ناپاک وجود سے زمین کو پاک کرکے رہیں گے۔ چنانچہ اپنی معذوری کے باوجود انہوں نے اپنی وہ قسم پوری کی۔

☆ غازی عبدالقیوم : **1933**ء میں ایک ہندو نتھو رام نے ''ہسٹری آف اسلام'' کے نام سے ایک کتاب میں نبی کریم ﷺ کی شانِ اقدس میں سخت گستاخی کی۔ ستمبر **1934**ء میں ہزارہ کے رہنے والے ایک نوجوان عبدالقیوم نے جب توہین ناموسِ رسالت کی تفصیل سنی تو کراچی کی ایک عدالت میں نتھو رام کے حوالے سے جاری مقدمے کی سماعت کے دوران چاقو سے نتھو رام پر بھرپور وار کرکے اسے قتل کردیا۔ انگریز جج نے ڈائس سے اُتر کر اس سے پوچھا ''تم نے اس شخص کو کیوں قتل کیا؟ غازی عبدالقیوم نے عدالت میں آویزاں جارج پنجم کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ''یہ تصویر تمہارے بادشاہ کی ہے کیا تم اپنے بادشاہ کی توہین کرنے والے کو موت کے گھاٹ نہیں اتاروگے؟ اِس ہندو نے میرے آقا کی شان میں گستاخی کی ہے جسے میری غیرت برداشت نہ کرسکی۔

☆ غازی علم دین شہید: **1924**ء میں ایک ہندو راج پال نے ایک انتہائی زہریلی کتاب لکھی جس میں نبی کریم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ پر بڑے ہی رکیق حملے کیے اور بڑا ہی اشتعال انگیز اسلوب اختیار کیا۔ اس کے جواب میں ایک طرف مولانا ثناء امرتسری رحمہ اللہ نے ''مقدس رسول'' لکھ کر اس کتاب کا علمی جواب دیا اور مسلمانوں کو قلبی سکون پہنچایا اور دوسری طرف دیہات میں پل کر بڑے ہونے والے ایک محبّ رسول غازی علم دین نے راج پال کو جہنم واصل کیا اور پھر خود اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کرکے پھانسی قبول کی اور شہید کا لقب پایا۔

اس طرح کے جرأت مندانہ طرزِ عمل کے بعد ہندوستان میں کسی بھی مصنف کے نام پتے کے ساتھ کوئی بھی قابلِ ذکر گستاخانہ کتاب یا تحریر سامنے نہیں آئی۔ بدنامِ زمانہ سلمان رشدی کے خلاف بھی علماء نے واجب القتل ہونے کا فتویٰ دیا جو آج تک منسوخ نہیں ہوا اور وہ اب بھی خفیہ پناہ گاہوں میں رہنے پر مجبور ہے۔ یاد رہے کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق توہین ناموسِ رسالت کے مرتکب کی سزا صرف موت ہے۔ خواہ یہ رویہ کسی بھی رسولؑ کی شان میں اختیار کیا جائے۔ امریکا، برطانیہ، اسکاٹ لینڈ اور دیگر مغربی ممالک میں بھی توہین مسیحؑ کی سزا موجود ہے۔ یہاں تک کہ امریکا میں توہینِ مسیح کے مرتکب لوگوں کے گھروں کو ان کی عبادت گاہ سمیت ڈھانے سے انسانی حقوق پامال نہیں ہوتے۔

عیسائی اپنے معمولی پادری (Valentine) کے قتل کو تا عمر یاد رکھتے ہیں۔ کیا ہم اپنے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں سے محبت اور تعلقات منقطع نہیں کرسکتے؟

فوری لائحہ عمل

عوامی سطح پر:

☆ سفارت خانوں کو خطوط اور ای میلز کے ذریعہ پُر زور احتجاج ریکارڈ کروائیں۔

☆ مذہبی تنظیم عوامی سطح پر پرامن احتجاج کو منظم کریں۔

☆ علماء وخطباء تحفظ ناموس رسالت جیسی شرعی ذمہ داری کی اہمیت باور کرائیں۔

☆ شعراء، ادیب، کالم نویس اور صحافی حضرات اپنی ذہنی اور قلمی صلاحیتیں ناموسِ رسالت کے تحفظ کے لئے وقف کردیں۔

☆ مجرم ممالک کا اقتصادی بائیکاٹ کریں۔ تاجر حضرات ان کی مصنوعات کی تجارت سے انکار کردیں اور دنیا کے تھوڑے سے منافع پر آخرت کے اجر وثواب کو ترجیح دیں۔

☆ حکومتوں پر دباؤ ڈالا جائے کہ وہ عالمی سطح پر تحفظ ناموسِ رسالت کے لئے تمام قانونی، سفارتی اور سیاسی ذرائع اختیار کرے۔

حکومتی سطح پر:

☆ مجرم ممالک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرائیں

☆ مجرم ممالک سے تجارتی روابط اور دیگر معاہدات منقطع کریں

☆ مجرم ممالک سے سفارتی تعلقات منقطع کیے جائیں

☆ قانونی اور سیاسی ذرائع اختیار کر کے مجرمین کے خلاف کاروائی کا مطالبہ کریں

عالم اسلام کی سطح پر:

☆ مغربی ممالک میں مقیم مسلمان زوردار احتجاج ریکارڈ کروائیں

☆ مسلم ممالک کی تنظیم (OIC) مجرم ممالک کے خلاف مشترکہ کاروائی کرے۔

☆ مسلم ممالک مجرم ملکوں سے تجارتی اور سفارتی روابط منقطع کریں

☆ مسلم ممالک مجرم ممالک کی مصنوعات کے بائیکاٹ کا اہتمام کریں

☆ اقوام متحدہ کے مسلم ممبر ممالک جنرل اسمبلی میں توہین انبیاء کی روک تھام اور مجرمین کو احتساب کے شکنجے میں لانے کے لئے قانون سازی کا بل پاس کرائیں۔

☆ The Hague کی بین الاقوامی عدالت انصاف کے پلیٹ فارم پر مجرمین کے خلاف قانونی کاروائی کے ذریعہ سزا دلوانے کا اہتمام کیا جائے۔

عوامی اور حکومتی سطح پر ردّعمل اور بائیکاٹ کا رویّہ نتائج کے اعتبار سے بہت اہم ہے۔ چنانچہ ڈنمارک کی غذائی مصنوعات کا کاروبار کرنے والی ایک بہت بڑی کمپنی Arla نے اپنی حکومت سے درخواست کی ہے کہ وہ بلا تاخیر لاکھوں مسلمانوں سے مکالمہ کرے۔ گستاخی کا آغاز کرنے والے اخبار جیلینڈ پوسٹن (Jyllands Posten) نے مسلمانوں کو ناراض کرنے پر ان سے معافی مانگی ہے۔ فرانسیسی اخبار France Soir کے مالک نے بھی اخبار کے مینیجنگ ایڈیٹر کو برطرف کر دیا جس نے خاکے چھاپنے کا فیصلہ کیا تھا۔

کرنے کا اصل کام : نظامِ مصطفیٰ ﷺ کا قیام

اُمت مسلمہ کے لئے لمحۂ فکریہ ہے کہ آج کفار "حرمتِ قرآن" کے حوالے سے بھی اُمت کے داغ دار جسم پر ایک اور داغ کا اضافہ کرتے ہیں اور "ناموسِ رسالتؐ" کے حوالے سے بھی چرکا لگا رہے ہیں۔ غور طلب بات یہ ہے آخر ایسا کیوں؟ جواب یہی ہے کہ ہم نے اپنے آپ کو دامنِ مصطفیٰ ﷺ سے وابستہ کرنے کی بجائے دشمنانِ ناموسِ رسالت کے طور طریقوں کو اختیار کر رکھا ہے۔ میراتھن ریس ہو یا بسنت کا گستاخانہ تہوار، ویلنٹائن کی مشرکانہ اور کافرانہ رسم ہو یا مغرب کی بے حیائی پر مبنی تہذیب، آج اُمت مسلمہ انہی باتوں میں مشغول ہے۔ جس کی نقد سزا دنیا میں یہ مل رہی ہے کہ ہم اپنی عزتِ نفس، خودی اور آزادی سے تو محروم ہوئے ہی اب ہمارے ایمان بھی غیروں کے حملوں سے محفوظ نہیں۔ آیئے! ہم رسول اکرم ﷺ سے اپنی محبت اور اپنی غیرتِ ایمانی کا جائزہ لیں۔ آج ہم اللہ کے حبیب ﷺ کی تعلیمات پر کتنا عمل کرتے ہیں اور کس قدر اُنؐ کی سنتوں کی پیروی کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی" (ترمذی)

آیئے! نبی کریم ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے :

1- اپنے سابقہ گناہوں پر اللہ ربّ العزت کے حضور سچی توبہ کریں **2-** ذاتی زندگی میں فرائض کی ادائیگی اور حرام سے اجتناب کریں

3- ایک منظّم جماعت کی صورت اختیار کر کے اللہ کے پیغام کو انسانیت تک پہنچائیں **4-** اللہ کے عطا کردہ عادلانہ نظام کو نافذ کرنے کے لئے جدوجہد کریں۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

سے اُن کا مقصد یہ معلوم کرنا ہے کہ ہم میں اپنے رسول ﷺ کے ناموس اور اُن کی حرمت پر مر مٹنے کی کہاں تک قوت موجود ہے۔ پس ہر مسلمان کو اِس امتحان میں کامیاب ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

رحمت للعالمین ﷺ : غیروں کی نگاہ میں

☆ تاریخی حقائق یہ ثابت کرتے ہیں کہ محمد (ﷺ) ایک ایماندار اور صاحب کردار انسان تھے جنہیں ایماندار اور صاحب کردار افراد کا احترام پر مبنی رویہ اور وفاداری حاصل ہوئی۔ (برٹانیکا:Vol 12)

☆ ایک غیر عیسائی ہونے کے باوجود وہ انسانیت کے محافظ اور نجات دہندہ ہیں۔ اگر آج دنیا کے معاملات محمدؐ کے ہاتھ میں ہوتے تو دنیا کے مسائل کا ایسا حل میسر آجاتا کہ جس سے امن اور خوشی حاصل ہوتی۔ میں یہ پیشین گوئی کرتا ہوں کہ محمدؐ پر ایمان کل کے یورپ کو اسی طرح قبول ہوگا جیسے آج کے یورپ کے لئے وہ قابلِ قبول ہو رہا ہے۔ (برنارڈ شا)

☆ تاریخ انسانی میں محمدؐ واحد شخصیت ہیں جو خالص مذہبی اور انسانی دونوں سطحوں پر کامیاب ترین ہیں۔ (مائیکل ہارٹ)

☆ اگر مقصد کی عظمت، ذرائع کی قلت اور بہترین نتائج انسانی فہم وفراست کو جانچنے کے معیارات ہوں تو کون ہوگا جو محمد ﷺ کے قریب قریب بھی پہنچ سکے۔ وہ تمام معیارات جن پر انسانی عظمت کو پرکھا جا سکتا ہے، کیا اُن کے مطابق محمدؐ سے بڑھ کر کوئی عظیم ہو سکتا ہے؟ (لیمر ٹائین)

☆ میں جاننا چاہتا تھا کہ کون سی شخصیت ایسی ہے جو متنازعہ نہ ہوں اس طور پر کہ لاکھوں انسانوں کے دلوں حکمرانی کرتی ہو۔ جب میں نے سیرۃ النبی (از شبلی نعمانی) کی دوسری جلد مکمل کی تو میں اعتراف کرنا چاہتا ہوں کہ میرے لئے اس عظیم زندگی (حیاتِ محمدیؐ) کے متعلق مزید کچھ پڑھنے کی گنجائش نہ تھی۔ (گاندھی)

☆ کیسے ممکن ہوا کہ ایک اکیلے شخص نے لڑنے والے قبیلوں اور صحرانشینوں کو ایک طاقتور اور مہذب قوم میں 20 برس سے بھی کم میں بدل دیا۔ اُن کی شخصیت پر (مغربی مصنّفین کی گستاخیاں اور) جھوٹ خود ہمارے لئے شرم اور ندامت کا مقام ہے۔ (کارلائل)

☆ محمدؐ ایک رسول، محمدؐ ایک سپہ سالار، محمدؐ ایک تاجر، محمدؐ ایک حکمران، محمدؐ ایک خطیب، محمدؐ ایک مصلح، محمدؐ ایک یتیموں کے سرپرست، محمدؐ ایک غلاموں کے محافظ، محمدؐ عورتوں کے حقوق کے علمبردار، محمدؐ ایک قاضی، محمدؐ ایک مذہبی پیشوا۔ زندگی کے ان تمام گوشوں میں اُن کا یکساں پرعظمت کردار ہے۔ (رام کرشنا)

www.hamditabligh.net از pdf format پیشکش